

أَنْ يُؤْتَى صُحْفًا مُّنْشَرَةً لَا كَلَّا طَبَلَ لَا ۝

أَنْ يُؤْتَى	صُحْفًا	مُّنْشَرَةً	كَلَّا	طَبَلَ لَا
يُكَوِّهُ وَيَاجِعُ	كُلُّ هُوَيٌّ	هُرَّجَنِينِ	بَلْهُ نَبِيُّنِ	

اس کے پاس کھلی ہوئی کتاب آئے۔ ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ حقیقت یہ ہے

يَخَافُونَ الْآخِرَةَ طَلَّا إِنَّهُ تَذَكِّرَةٌ ۝

يَخَافُونَ	تَذَكِّرَةٌ	إِنَّهُ	كَلَّا	الْآخِرَةَ
کان کو آخرت کا خوف ہی نہیں۔ کچھ ٹک نہیں کہ یہ صحیت ہے۔	وہ دوڑتے	آخِرت سے	ہر گز نہیں	بیکھیر یہ

فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ ۝

فَمَنْ شَاءَ	ذَكَرَهُ	إِلَّا	وَمَا	يَذْكُرُونَ	أَنْ يَشَاءَ
پس جوچا ہے۔ اسے یاد رکھیں گے۔ یہ کہ چاہے۔	اورنیں	وہ یاد رکھیں گے	اور نہیں	اسے یاد رکھے	مگر

تو جوچا ہے اسے یاد رکھے۔ اور یاد بھی یہ رکھیں گے جب

اللَّهُ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَ أَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝

وَ أَهْلُ الْمَغْفِرَةِ	أَهْلُ التَّقْوَىٰ	هُوَ	اللَّهُ
اور مغفرت کے لائق ہے۔	وہی	ڈرنے کے لائق ہے	اللَّهُ

خداحا ہے۔ وہی ڈرنے کے لائق اور بخشش کاما لکھ ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو براہم بان انہیت حرم والا ہے۔

اسماء منشرة: کھلی ہوئی، پھیلی ہوئی تنشییر سے اسم مفہول (واحد مؤوث)۔

آخری آیات میں بتایا گیا ہے کہ تمہاری کوئی شرط پوری نہیں کی جائے گی۔ یہ ایک صحیت ہے جس کا جی چاہے قبول کر لے۔ جو اس صحیت کو قبول کر لے گا اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دے گا۔

سُورَةُ الْقِيَمَةِ

چہلی آیت کے لفظ الْقِيَمَةِ کو اس کا نام قرار دیا گیا ہے۔ یہ صرف نام علی نہیں ہے بلکہ اس سورہ کا حوالہ بھی ہے کیونکہ اس میں صرف قیامت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا زمانہ نزول مکہ کا ابتدائی دور ہے۔

آیت ۱: کلام کا آغاز
نہیں سے ہوا۔ اس کا
مطلوب یہ ہے کہ کفار مک کی
بات کی فتحی کر رہے تھے۔ وہ
بات کیا تھی؟ وہ بات یہ تھی کہ
وہ قیامت اور آخرت کی
زندگی کا انکار کر رہے تھے اور
ذائق اڑا رہے تھے۔ اللہ
تعالیٰ نے قیامت کی قسم کھا کر
فرمایا کہ قیامت ضرور ہوگی۔
آیت ۲: قرآن میں نفس
انسانی کی تین قسموں کا ذکر کیا
گیا ہے: ۱) نفس اُمّارة، جو
برائی پر اسکا تھا ہے ۲) نفس
لَوْاْمَةَ، جو برے کام یا بری
نیت پر ملامت کرتا ہے اسی کو
ضمیر بھی کہتے ہیں۔ ۳) جو
تسلی کرنے اور سیدھے راستے
پر چلنے میں خوش محسوس کرتا
ہے یعنی نفس مُطْبَثَة۔
یہاں نفس اُمّامة کی قسم کھانے
کا مطلب یہ ہے کہ انسان کا
یہ نفس جو اچھے اور برے میں
فرق کرتا ہے اور برائی پر
لامت کرتا ہے اس بات کا
تفاضل کرتا ہے کہ تسلی کا بھلا
بدلا ہو اور برائی کا برا۔ لہذا یہ
خود گوئی دیتا ہے کہ انسان کو
اپنے اچھے یا برے اعمال کا
بدلا ملنا چاہیے اور اسکے لیے
یہ ناگزیر ہے کہ اس زندگی

لَا أَقِسْمُ بِيَوْمِ الْقِيَمَةِ ۖ وَلَا أَقِسْمُ بِالنَّفْسِ

لَا أَقِسْمُ	بِيَوْمِ الْقِيَمَةِ	وَلَا أَقِسْمُ	بِالنَّفْسِ
نہیں، میں قسم کھاتا ہوں	قیامت کے دن کی	اور نہیں، میں قسم کھاتا ہوں	نفس کی
ہم کو روز قیامت کی قسم! اور نفس اُمّامی (کہ سب لوگ			

اللَّوَامَةِ ۡ أَيْحَسْبُ الْإِنْسُنُ أَلَنْ تَجْمَعَ

اللَّوَامَةِ	أَيْحَسْبُ	الْإِنْسُنُ	اللَّهُ (اَنَّ لَنْ)	نَجْمَعَ
لامت کرنے والے	کیا گمان کرتا ہے	انسان	یہ کہ ہرگز نہ	جمع کریں گے ہم
				اٹھا کر کھڑے کے جائیں گے۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اُسکی (بھروسی ہوئی)

عِظَامَةٌ طَبَّلَ قَدِيرِينَ عَلَىٰ أَنْ نُسُوَيَّ بَنَانَةً ۴

عِظَامَةٌ	بَلْ	قَدِيرِينَ	عَلَىٰ أَنْ	نُسُوَيَّ	بَنَانَةً
بُذیان اکٹھی نہیں کریں گے؟ ضرور کریں گے (اوہ) تم اس بات پر قادر ہیں کہ اسکی پور پورا اسکی	کیوں نہیں	ہم قادر ہیں	اس پر کہ	درست کر دیں	پور پورا اسکی
					بُذیان اکٹھی نہیں کریں گے؟ ضرور کریں گے (اوہ) تم اس بات پر قادر ہیں کہ اسکی پور پورا درست کر دیں۔

بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسُنُ لِيَفْجُرَ أَمَامَةً ۶ يَسْعَلُ

بَلْ	يُرِيدُ	الْإِنْسُنُ	لِيَفْجُرَ	أَمَامَةً	يَسْعَلُ
بلکہ	چاہتا ہے	انسان	کخود مری کرے	اپنے سامنے/ آگے (کی زندگی میں)	پوچھتا ہے
					گھر انسان چاہتا ہے کہ آگے کو خود مری کرتا جائے۔ پوچھتا ہے

أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ ۥ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۷

أَيَّانَ	يَوْمُ	الْبَصَرُ	فَإِذَا	الْقِيَمَةِ	بَرِقَ
کب ہو گا	دن	قیامت کا	پس جب	خیرہ ہو جائیں	آنکھیں

کہ قیامت کا دن کب ہو گا؟ جب آنکھیں چند ہیجا جائیں۔

انعال نُسُوَيَّ: ہم درست کر دیں گے نُسُوَيَّ سے مشارع جمع متكلم۔ یَفْجُرُ: وہ علی الاعلان گناہ کرتا ہے۔ وہ نافرمانی کرتا ہے (نصر) فَجُرُ و فَجُورُ سے مشارع واحد غائب نہ مذکور۔ بَرِقُ: خیرہ ہو گئی ماند پر گئی چیز اُگنی (سچ) بَرِقُ (جیلان و تحریر، ہونا چند ہیجا جانا) سے ماضی واحد غائب نہ مذکور۔

اسماء اللَّوَامَةِ: بہت لامت کرنے والی، یعنی بہت لامت کرنے والا نفس لَوْمٌ سے صیغہ مبالغہ مُؤثث لَوْمٌ ذکر۔ بنَانَ: پوریں اٹکیوں کے سرے بنائے واحد اَهَامَ: آگے سامنے اُس اور اسم ظرف۔

وَخَسْفَ الْقَمَرِ ۚ وَجُمِيعَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ ۝

وَالْقَمَرُ	وَجُمِيعَ	الشَّمْسُ	وَخَسْفَ
چاند	اور جمع کر دیے جائیں	سورج	اور چاند جائے
اور چاند گھننا جائے۔ اور سورج اور چاند جمع کر دیے جائیں۔			

يَقُولُ الْإِنْسُنُ يَوْمَئِنِ أَيْنَ الْمَفْرُ ۝ كَلَّا ۝

يَقُولُ الْإِنْسُنُ	يَوْمَئِنِ	الْمَفْرُ	كَلَّا
کہے گا انسان	ہرگز نہیں / یقیناً	کہاں	اس دن
اس دن انسان کہے گا کہ (اب) کہاں بھاگ جاؤں۔ بلکہ			

لَا وَزَرًا ۝ إِلَى رَبِّكَ يَوْمَئِنِ الْمُسْتَقْرُ ۝ يَنْبُؤُ ۝

لَا وَزَرًا	إِلَى رَبِّكَ	يَوْمَئِنِ	الْمُسْتَقْرُ	يَنْبُؤُ
نہیں کوئی پناہ	طرف پروردگار تیرے کی	اس دن	جا ٹھہرنا / مٹھکانا ہے	خبردی جائے گی
کہیں پناہ نہیں۔ اس روز تیرے پروردگار ہی کے پاس مٹھکانا ہے۔ اس دن انسان کو				

الْإِنْسُنُ يَوْمَئِنِ بِمَا قَدَّرَ وَأَخْرَ ۝ بَلِ ۝

الْإِنْسُنُ	يَوْمَئِنِ	بِمَا	قَدَّمَ	وَأَخْرَ	بَلِ
انسان کو	اس روز	اکی جو	آگے بھجا اس نے	اور جو پیچھے چھوڑے	بلکہ
(جو) اس نے آگے بھیجی اور جو پیچھے چھوڑے ہوں گے سب بتاویجے جائیں گے۔ بلکہ					

الْإِنْسُنُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ۝ لَا وَلَوْ أَلْفِي ۝

الْإِنْسُنُ	عَلَى نَفْسِهِ	بَصِيرَةٌ	وَلَوْ	الْفَى
انسان	انسان آپ سے	با خبر / دیکھنے والا ہے	اگرچہ	لَا ذَلِيلٌ
انسان آپ اپنا گواہ ہے۔ اگرچہ عذر و معذر ت کرتا				

اعمال: خَسَفَ: وہ گھن میں آیا (ضرب) خَسَفُ (گھن لگنا) سے ماضی واحد غائب مذکور۔
یَنْبُؤُ: بتادیا جائے گا تنبیہ سے مضارع مجهول واحد غائب مذکور۔ آخر: اس نے پیچھے چھوڑا اتنا خیر سے ماضی واحد غائب مذکور۔
اسماء: الْمَفْرُ: بھاگنا، بھاگنے کی جگہ فرار سے مصدر مبني یا اسم طرف مکان۔ وَزَرٌ: پناہ گاہ، نجات، بچاؤ۔
بَصِيرَةٌ: بینائی، سمجھ دیں، بصیرت کا استعمال۔ ف دن کی بینائی سے متعلق ہوتا۔

کے بعد ایک دوسری زندگی ہو جہاں اعمال کا پورا پورا بدل دایا جائے۔

﴿آیت ۳: مکرین کہتے تھے کہ ہزاروں سالوں سے انسان سرے پڑے ہیں اور ان کی بہیاں ریزہ ریزہ ہو کر مٹی میں مل گئی ہیں وہ دوبارہ کیسے زندہ ہو سکتے ہیں؟ اس پر فرمایا کہ بڑی بڑی بہیاں جمع کرنا تو کیا ہم کو تو اس پر بھی قدرت حاصل ہے کہ تمہاری انگلیوں کی پوروں پتک کو ویسا ہی بنا دیں جیسی وہ پہلے تھیں۔

﴿آیت ۵: یعنی انسان اپنی خواہشات نفس کے باخوبی آختر پر ایمان نہیں لانا چاہتا۔ آختر پر ایمان نہیں لانا لانے کے بعد اپنے اوپر اخلاقی پابندیاں عائد کرنی پڑتی ہیں جن سے بچتے کے لیے وہ آختر کا انکار کرتا ہے۔

﴿آیت ۶: مذاق کے طور پر پوچھتے تھے کہ وہ دن پھر آتا کیوں نہیں ہے؟ کس نے روک رکھا ہے؟ جواب دیا گیا، جب آنکھیں پھرا جائیں گی، چاند اور سورج دونوں بے نور ہو جائیں

مَعَاذِيرَةٌ ۖ لَا تُحِرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ

﴿ آیت ۱۰ تا ۱۵: یعنی بھی ﴾

انسان جوانکار کر رہا ہے مذاق اڑاکہ کتاب میں بھاگ کر کہاں چلا جاؤ۔ کہا جائے گا، ہر گز نہیں یعنی تم میں نہیں چھپ سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ اس دن انسان کے سارے لگلے پچھلے اعمال اس کے سامنے کھول کر کھو دیے جائیں گے۔ انسان اپنے گناہوں کو خوب جانتا ہے وہ جانتا ہے کہ کس پر ظلم کیا ہے کس کا حق مارا ہے، کس کو دھوکا دیا ہے، کس راستے سے مال کمایا ہے۔ جب مجرم اللہ کے سامنے کھڑا ہوگا تو جانتا ہوگا کہ کس حیثیت سے آج میں اللہ کے سامنے کھڑا ہوں۔

﴿ آیت ۱۶ تا ۱۹: یہاں سے سلسلہ کلام توڑ کر رسول اللہ ﷺ کو ہی انذکرنے کی ہدایت دی جا رہی ہے۔ آیت ۲۰ تا ۲۵: یہاں سے سلسلہ کلام پھر اسی مضمون کے ساتھ جو جاتا ہے جو پہلے سے چل رہا ہے۔ ہر گز نہیں کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے

مَعَاذِيرَةٌ	لِتَعْجَلَ	لِسَانَكَ	بِهِ	لَا تُحِرِّكْ
اپنے عذر و مذہر تے اور (اے محمد) مجھ کے پڑھنے کے لیے اپنی زبان نہ چلا یا کرو کہ جلدی (یاد) کرو۔	نہ چلا	ساتھ اسکے زبان اپنی	تاکہ جلدی (یاد) کرو	رے۔ اور (اے محمد) مجھ کے پڑھنے کے لیے اپنی زبان نہ چلا یا کرو کہ جلدی (یاد) کرو

بِهِ طِإِنَّ عَلَيْنَا جَمَعَةٌ وَ قُرْآنَهُ فَيَادًا

فِيَادًا	إِنَّ عَلَيْنَا	جَمَعَةٌ	وَقُرْآنَهُ	بِهِ
یاد کرو اس کا جمع کرنا اور پڑھو اس کا جمع کرنا اس کا پس جب	اور پڑھو اس کا	جمع کرنا اس کا	پیش ہم پر ہے	اس کو

قُرْآنَهُ فَاتِّيْعُ قُرْآنَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ

بَيَانَهُ	فَاتِّيْعُ	قُرْآنَهُ	ثُمَّ إِنَّ	عَلَيْنَا	قُرْآنَهُ
کریں تو تم (اسکو سنا کرو اور پھر اسی طرح پڑھا کرو۔ پھر اس (کے معانی) کا بیان بھی ہمارے ذمے ہے۔	تو آپ پیدوی کریں	اسکے پڑھنے کی پھر پیش ہم پر ہے	بیان کرنا اس کا	پڑھیں اسے	ہم پڑھیں اسے تو آپ پیدوی کریں

كَلَّا بَلْ تُحْبُّونَ الْعَاجِلَةَ لَا وَتَذَرُونَ

كَلَّا	بَلْ	تُحْبُّونَ	الْعَاجِلَةَ	وَتَذَرُونَ	قُرْآنَهُ
ہر گز نہیں بلکہ	تم پسند کرتے ہو	جلدی (یعنی دینا) کو جو بھی ملے اور تم چھوڑ دیتے ہو	بہت سے چرے	آختر کو/ جو بعد میں ملے	تم پسند کرتے ہو جلدی (یعنی دینا) کو جو بھی ملے

الْأُخْرَةَ وَجْهَةُ يَوْمِيْنِ تَاضِرَةٌ لَا إِلَى سَابِقَاهَا

الْأُخْرَةَ	وَجْهَةُ	يَوْمِيْنِ	نَاضِرَةٌ	إِلَى رَبِّهَا
آخر کی دیتے ہو۔ اس روز بہت سے مندرجہ ذریعہ ہوں گے (اور) اپنے پروردگار کے	آختر سے چرے	آس دن تروتازہ پر روتی طرف پروردگار اپنے کی	تروتازہ پر روتی طرف پروردگار اپنے کی	آخر کو/ جو بعد میں ملے

تَعْالَى: لَا تُحِرِّكْ: تونہ بلا/ چلاتھرینک سے نبی واحد حاضر مذکور۔

سَاءَ: مَعَاذِيرَ عذر مذہر تین بھائے مُعذَّر و مُغذَّر واحد۔ بَيَانَهُ: اسکا بیان کرنا بیان مضاف، نیز واحد غائب مذکور) مضاف الیہ۔ نَاضِرَة: تروتازہ پر روتی نُضُر (تازہ اور خوبصورت ہونا) سے اُس (واحد موئٹ)۔

نَاظِرَةٌ ۝ وَجْهٌ يَوْمَيْنِ بَاسِرَةٌ ۝ لَا تَظْنُنَ ۝ ۲٦

تَظْنُنَ	بَا سِرَةٌ	يَوْمَيْنِ	وَجْهٌ	نَاظِرَةٌ
دِيْكَشْنَوَالَّهُ اور بہت سے چہرے اس دن خیال کرتے ہوئے محدود یار ہوں گے۔ اور بہت سے منہ اس و ان اداں ہوں گے۔ خیال کریں گے	اوس اگرے ہوئے	اس دن	اداں/اگرے ہوئے	دِيْكَشْنَوَالَّهُ اور بہت سے چہرے

أَنْ يَفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝ كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ ۝ ۲۵

أَنْ يَفْعَلُ	بِهَا	إِذَا	بَلَغَتِ	فَاقِرَةٌ	كَلَّا
یہ کیا جائے گا	ان سے	کروڑ نے والا (معاملہ)	ہرگز نہیں	جب (جان) پہنچ جائے	کان پر صیبت واقع ہونے والی ہے۔ دیکھو جب جان گلے تک

الثَّرَاقِيٌّ ۝ وَقِيلَ مَنْ سَرَاقِيٌّ ۝ لَا وَظَنَنَ أَنَّهُ ۝ ۲۶

أَنَّهُ	وَظَنَنَ	مَنْ	رَاقِيٌّ	وَقِيلَ	الثَّرَاقِيٌّ
گلے/پہنچیں تک اور کہا جائے	کون ہے	جہاڑ پھونک کرنے والا	اور وہ گمان کرے	کہاں کی	پہنچ جائے اور لوگ کہنے لگیں (اس وقت کون جہاڑ پھونک کرنے والا ہے اور اس (جان بلب) نے سمجھا

الْفِرَاقُ ۝ وَالْتَّفَتَ السَّاقِ بِالسَّاقِ ۝ لَا إِلَىٰ ۝ ۲۷

إِلَىٰ	بِالسَّاقِ	وَالْتَّفَتَ	الْفِرَاقُ	وَقِيلَ	أَنَّهُ
طرف سے جدا ہے	اور پٹ جائے	پہنچی کے ساتھ پہنچی کے	اب سب سے جدا ہے۔ اور پہنچی سے پہنچی پٹ جائے۔ اس دن تھوڑو	کہاں کی	پہنچیں اور کہا جائے گا

رَبِّكَ يَوْمَيْنِ الْمَسَاقُ ۝ فَلَا صَدَّقَ وَلَا ۝ ۲۸

وَلَا	رَبِّكَ	يَوْمَيْنِ	الْمَسَاقُ	فَلَا صَدَّقَ	يَوْمَيْنِ الْمَسَاقُ
پورا دگار کی طرف چلتا ہے۔ تو اس (ناعقب اندیش) نے نتو (کلام خدا کی) تصدیق کی۔ اور نہ	پس نہ تو اس نے چامانا/قدیقی کی	اس دن	چلتا ہے	پورا دگار کی طرف چلتا ہے کی بہیان	پورا دگار کی طرف چلتا ہے۔ تو اس (ناعقب اندیش) نے نتو (کلام خدا کی) تصدیق کی۔

اعمال: بَلَغَتُ: وہ پہنچی (نصر) ملتوغ سے ماضی واحد غائب مؤوث۔ **التَّفَتَ:** وہ لپٹ گئی زِيلفَاف سے ماضی واحد غائب مؤوث۔

السَّاءِ: بَا سِرَةٌ: اداں بے رونق پر بیشان، نُسُورٌ: (منہ بگاڑتا ترش رو ہونا) سے اسم فاعل (واحد مؤوث)۔ **فَاقِرَةٌ:** کروڑ نے والی صیبت

بڑا ذریعہ حادث فقر سے ایضا۔ **الثَّرَاقِيٌّ:** پہنچی کی بہیان ترقوہ کی جمع۔ **رَاقِيٌّ:** افسوں کنندہ جہاڑ نے پھونکنے والا علاج کرنے

والا راقی (ٹوٹ کایا متبر کرنا) سے اسم فاعل (واحد مؤوث)۔ **الْفِرَاقُ:** جدا ہی، موت۔

الْمَسَاقُ: چلتا، چلایا جانا، ہنکانا، مصدر مسمی (باب نصر)۔

النکار آخرت کی وجہ یہ نہیں

ہے کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ اللہ

قیامت برپا نہیں کر سکتا اور تم

سب کو دوبارہ پیدا نہیں کر سکتا۔

بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ تم دنیا

سے محبت کرتے ہو اور

آخرت کو چھوڑ دینا چاہتے

ہو۔ آیت ۵ میں بتایا گیا تھا

کہ تم آگے بھی گناہ کرنا

چاہتے ہو، یعنی اپنے اوپر

اخلاقی پابندیاں عائد نہیں کرنا

چاہتے۔ یہاں دوسری وجہ

ہتھی کہ تم دنیا کے عیش کو پسند

کرتے ہو اور آخرت کی جزا

مزما کو نظر انداز کر دیتے ہو۔

آیت ۲۶ تا ۳۲: ”ہرگز

نہیں“ مطلب یہ ہے کہ تمہارا

یہ خیال غلط ہے کہ تمہیں مرکر

فہ ہو جانا ہے اور اپنے رب

کے سامنے پیش نہیں ہوتا

ہے۔ جب حلق سک جان پہنچ

ہے گی اور یقین ہو جائے گا

کہ یہ جدا ہی کا وقت ہے اس

وقت دو صیبوں کا سامنا

ہو گا۔ ایک دنیا چھوٹنے کی

صیبت اور دوسری عالم

صَلَّى لَا وَلَكِنْ كَذَبَ وَتَوْلَى لَا ثَمَّ ذَهَبَ

صَلَّى	وَلَكِنْ	كَذَبَ	وَتَوْلَى	ثَمَّ ذَهَبَ
نَمازٌ پُرَصِّي	اوْرِيْكِينْ / بِلَكْ	جَهْلًا يَا اسْنَةُ	اوْرِمَنْ مُوْدَّا	پُهْرِ جَلَّا غِيَا
نَمازٌ پُرَصِّي	بِلَكْ	جَهْلًا يَا اوْرِمَنْ	پُهْرِ جَلَّا	پُهْرِ جَلَّا
طَرْفِ اپْنِيْ گَهْرِ والَّوْنِ	اَكْرَتْ تَاهَا	افْسُوسْ	تَحْچَرْ	پِسْ اَفْسُوسْ
کَعْدَى	کَعْدَى	لَكَ	فَأَوْلَى	نَمَّ
آیَتْ ۳۳ تا ۳۵: یَعنِی	آیَتْ ۱۶ تا ۱۹: آیَتْ ۳۵	اَوْلَى	يَتَمَطِّي	إِلَى أَهْلِهِ
اللَّهُ تَعَالَى کَ اَحَادِيمْ	اَنْ يَرْتَكَ	لَكَ	فَأَوْلَى	إِلَى أَهْلِهِ
پُرَادِهِنْ بَنِیْ کِی، اَكْرَتْ تَاهَا اپْنِيْ	اَنْ يَرْتَكَ	اَوْلَى	يَتَمَطِّي	أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى
گَهْرِ والَّوْنِ کِی طَرْفِ چَلْ	اَنْ يَرْتَكَ	لَكَ	فَأَوْلَى	أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى
دِیا۔ مُفسِرِینْ کَہْتے ہیں کہ یہ	اَنْ يَرْتَكَ	نَمَّ	إِلَى أَهْلِهِ	أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى طَعَمَّلْ يَتَمَطِّي
شَفَعْ بِلَهْ جَلْ تَحَا۔	اَنْ يَرْتَكَ	نَمَّ	إِلَى أَهْلِهِ	أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى طَعَمَّلْ يَتَمَطِّي
آیَتْ ۳۴ تا ۳۶: آخِرِی	اَنْ يَرْتَكَ	نَمَّ	إِلَى أَهْلِهِ	أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى طَعَمَّلْ يَتَمَطِّي
آیَاتْ میں بتایا گیا ہے کہ	اَنْ يَرْتَكَ	نَمَّ	إِلَى أَهْلِهِ	أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى طَعَمَّلْ يَتَمَطِّي
زندگی بعد از موت یقیناً	اَنْ يَرْتَكَ	نَمَّ	إِلَى أَهْلِهِ	أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى طَعَمَّلْ يَتَمَطِّي
ہوگی۔ یہ ہمارے لیے کچھ بھی	اَنْ يَرْتَكَ	نَمَّ	إِلَى أَهْلِهِ	أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى طَعَمَّلْ يَتَمَطِّي
مشکل نہیں ہے۔ جس طرح	اَنْ يَرْتَكَ	نَمَّ	إِلَى أَهْلِهِ	أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى طَعَمَّلْ يَتَمَطِّي
تمہیں پہلی بار پیدا کیا ہے	اَنْ يَرْتَكَ	نَمَّ	إِلَى أَهْلِهِ	أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى طَعَمَّلْ يَتَمَطِّي
دوبارہ بھی کر لیا جائے گا۔	اَنْ يَرْتَكَ	نَمَّ	إِلَى أَهْلِهِ	أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى طَعَمَّلْ يَتَمَطِّي

أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى طَعَمَّلْ يَتَمَطِّي

أَوْلَى لَكَ	فَأَوْلَى	أَيْحَسَبُ	الْإِنْسُنُ	أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى طَعَمَّلْ يَتَمَطِّي
أَوْلَى لَكَ	فَأَوْلَى	أَيْحَسَبُ	الْإِنْسُنُ	أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى طَعَمَّلْ يَتَمَطِّي
افْسُوسْ تَحْچَرْ	پِسْ اَفْسُوسْ	یَکِیا گَمَانْ کرتا ہے	اَنْ يَرْتَكَ	اَنْ يَرْتَكَ
کَعْدَى	کَعْدَى	کَعْدَى	کَعْدَى	کَعْدَى

سُدَّى الْمَبِيكُ نُطْفَةٌ مِّنْ مَنِيٍّ يَمِنِيٍّ لَا

سُدَّى	الْمَبِيكُ	نُطْفَةٌ	مِنْ مَنِيٍّ	يَمِنِيٍّ
بِلَكْ	بِلَكْ	بِلَكْ	بِلَكْ	بِلَكْ
بِلَكْ	بِلَكْ	بِلَكْ	بِلَكْ	بِلَكْ
بِلَكْ	بِلَكْ	بِلَكْ	بِلَكْ	بِلَكْ

دیا جائے گا؟ کیا وہ منی کا جو رحم میں ڈالی جاتی ہے ایک قطرہ نہ تھا؟

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوْيَ لَا فَجَعَلَ مِنْهُ

ثُمَّ كَانَ	عَلَقَةً	فَخَلَقَ	فَسَوْيَ	مِنْهُ
پُهْرِ وَهَا	بِحَمَّا وَهَا خُونَ	پِسْ اَنْ نَهْ بَنِيَا	پُهْرِ (اعضاء کو) درست کیا	اس سے
پُهْرِ وَهَا	بِحَمَّا وَهَا خُونَ	پِسْ اَنْ نَهْ بَنِيَا	پُهْرِ بَنِيَا	اس سے

پُهْرِ (خُون) اپر (خدا نے) اس کو بنایا پھر اس کے اعضاء کو درست کیا۔ پھر اس کی دو

فعال: يَتَمَطِّي: غرور سے اکڑتا ہوا نماز سے ملتا ہوا تَمَطِّي (اکرنا) سے مضارع واحد غائب مذکور۔ يَرْتَكَ: (کہ) وہ چھوڑ دیا جائے گا

(عمر) تَرَكَ سے مضارع مجہول واحد غائب مذکور۔ يَمِنِيٌّ: پکایا جاتا ہے / پکایا گیا / معناہ (منی ڈالنا) سے مضارع مجہول واحد غائب مذکور۔

اماء: سُدَّى: بے کار، کھا، مہمل، بے قید، یعنی نہ کسی بات پر مامور ہو اور نہ کسی چیز سے اسے روکا جائے۔ مَنِيٌّ: ہنی نطفہ، یعنی وہ چیز جس

سے انسان ساخت کا قوم اور اندازہ بنایا جاتا ہے جسکو جو ہر انسانی کہہ سکتے ہیں، (ضرب) مَنِيٌّ (اندازہ کرنا، آزمانا) سے مشتق ہے۔

الزَّوْجَيْنَ الدَّكَرَ وَ الْأُنْثَى طَعْلَيْسَ ذَلِكَ^{٣٩}

ذَلِكَ	الْأَيْسَ	وَ الْأُنْثَى	الدَّكَرَ	الزَّوْجَيْنَ
وَهُوَ	كَيْا نِيں ہے	اوْرَمَا دَه	زَ	دُوْتَمِين

قَمِينَ بَنَائِسَ (ایک) مرداور (ایک) عورت۔ کیا اس (خالق) کو اس بات

بِقُدْرَةِ عَلَىٰ أَنْ يَحْيِي الْمَوْتَىٰ^{٤٠}

الْمَوْتَىٰ	يَحْيِي	أَنْ	عَلَىٰ	بِقُدْرَةِ
مَرْدُوْنَ کَو	زَنْدَهِ کَرْدَے	كَر	اَسْ پَر	قَادِرٌ

پُوْقدِرَتْ نِيں کَمَرْدُوْنَ کَوْ جَلَا اَخْتَارَ ؟



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو براہم بران، نہایت رحم والا ہے۔

هَلْ أَتَىٰ عَلَىٰ إِلَائِسِنِ حِينٍ مِّنَ الدَّهْرِ^{٤١}

مِنَ الدَّهْرِ	حِينٍ	عَلَىٰ إِلَائِسِنِ	هَلْ أَتَىٰ
زَمَانَ کَا / مِنْ	اَسْ پَر	اَیْکَ وَقْتٍ	بِیکَ آیَا / اَزْرَاءِ ہے

بے شک انسان پر زمانے میں ایک ایسا وقت بھی آچکا ہے

لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا^{٤٢} إِنَّا خَلَقْنَا

إِنَّا خَلَقْنَا	مَذْكُورًا	شَيْئًا	لَمْ يَكُنْ
تَحْتَيْنَ هُمْ نَزَّلْنَاهُ	قَابِلٌ ذَكْرٍ	پَكْجَه	نَزَّاهَهُ

کروہ کوئی چیز قابل ذکر نہ تھی۔ ہم نے پیدا کیا

کروہ کوئی چیز قابل ذکر نہ تھی۔ ہم نے انسان کو نافذ

اسماء: الدَّهْرُ: زمانہ۔ مَذْكُورًا: ذکر کیا گیا، قابل ذکر موجود ہو گئے۔ اُنم مفعول (واحد مذکر)۔

سُورَةُ الْإِنْسَانِ (الدَّهْرُ)

اس سورۃ کے بھی سورۃ اتفاقی
طرح دو نام میں یعنی الدھر
اور الانسان۔ دو نوں چیلی

آیت سے ماخوذ ہیں۔ یہ
مدینہ میں نازل ہوئی، بعض
نے اسے بھی قرار دیا ہے۔

اس سورۃ میں انسان کو اس کی
حقیقت اور مقصد زندگی سے
آگاہ کیا گیا ہے اور اسکے

انجام کے بارے میں تایا گیا
ہے۔ خصوصیت سے ابھجے
انجام والوں کے بارے میں

کہ وہ کون ہیں اور ان کو کیا
انعام ملے گا۔

لہٰذا: آیت ۱ تا ۳: یعنی ہم
انسان محدود خود سے وجود

میں لائے۔ انسان و دنیا میں
پیدا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ

ہم اس کا امتحان لیتا چاہتے ہیں